مثنوی مولوی معنوی

کلید مثنوی

ادارہ تالیفات اشرفیہ

عارف باللہ حضرت مولانا جلال الدین رُومی رحمۃ اللہ علیہ کی نادر روزگار
اور معرکہ آرا کتاب "مثنوی معنوی" کی جامع اور لاجواب اُردو شرح

جدید ایڈیشن

کلید مثنوی

جلد ۵-۶ دفتر-۲

مع افادات وارشادات
حضرت شیخ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ

از
حکیم الامت مجدد الملت
حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ

اِدارۂ تالیفاتِ اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان فون: 540513-519240

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ

Library Gov... College for Women M. Gah
Serial No 12074
Initial
Date

ضروری وضاحت

ایک مسلمان دینی کتابوں میں دانستہ غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔ غلطیوں کی تصحیح واصلاح کیلئے ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم یہ سب کام انسان کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لئے پھر بھی کسی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گذارش ہے کہ اگر کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرمادیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہوسکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون یقیناً صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

نام کتاب

کلید مثنوی

تاریخ اشاعت .... محرم الحرام ۱۴۲۶ھ

ناشر .... ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

طباعت .... سلامت اقبال پریس ملتان

ملنے کے پتے

ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان --- ادارہ اسلامیات انارکلی' لاہور

مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار' لاہور --- مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور

مکتبہ رشیدیہ' سرکی روڈ' کوئٹہ --- کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی

یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور --- دارالاشاعت اردو بازار کراچی

ISLAMIC EDUCATIONAL TRUST U.K
(ISLAMIC BOOKS CENTERE
119-121- HALLIWELL ROAD BOLTON BLI 3NE. (U.K.)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض ناشر

الحمد للہ ادارہ شروع ہی سے اکابر کی نایاب کتب کی اشاعت میں سرگرم عمل ہے خصوصاً حکیم الامت مجدد الملت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی کتب جو کہ عامۃ المسلمین کے لئے سرچشمہ ہدایت ہیں ان کی اشاعت ادارہ کے لئے باعث مسرت وافتخار ہے۔

انہیں کتب میں سے زیر نظر کتاب ''کلید مثنوی'' بھی ماضی قریب میں اتنی نایاب تھی کہ خود حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے بعض خاص خلفاء کرام رحمہم اللہ کو مکمل کہیں دستیاب نہ آسکی حتیٰ کہ ایک دفعہ بندہ سید ومرشدی عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحئی عارفی صاحب رحمہ اللہ کی مجلس میں حاضر تھا کہ کسی صاحب نے دریافت کیا کہ حضرت آپ نے ''کلید مثنوی'' مکمل کہیں دیکھی ہے؟ تو حضرت نے جواب میں فرمایا کہ مجھے عرصہ سے اس کی تلاش ہے مگر صرف دو چار جلدیں ہی دستیاب ہوسکیں۔ اور حضرت نے مکمل دیکھنے کے شوق کا اظہار بھی فرمایا۔ اسی وقت حضرت کی برکت سے احقر کے دل میں کلید مثنوی مکمل تلاش کرنے کا داعیہ پیدا ہوا۔ اور پاکستان اور ہندوستان میں جہاں جہاں کلید مثنوی کے حصے ملنے کی امید تھی وہاں کا سفر کیا تو الحمد للہ اصل مرکز یعنی خانقاہ اشرفیہ تھانہ بھون سے کافی حصے مل گئے۔ لیکن پانچواں دفتر کہیں سے نہ مل سکا حتیٰ کہ اس کی تلاش دھلی کی گلی کوچوں میں حضرت مولانا قاضی سجاد حسین صاحب رحمہ اللہ (مترجم مثنوی) کے در دولت

پر ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ تو انہوں نے بھی پانچویں دفتر کی عدم موجودگی کا اظہار فرمایا۔

بہر حال اللہ پاک نے نصرت فرمائی اور دار العلوم کراچی میں حضرت مولانا شبیر علی صاحب رحمہ اللہ کے وقف کردہ کتب خانہ سے پانچویں دفتر کا قلمی نسخہ نہایت شکستہ خط میں دستیاب ہوا۔ اور اس طرح محنت شاقہ اور تلاش بسیار کے بعد حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی یہ نایاب تصنیف لطیف ''کلید مثنوی'' مکمل چھ حصوں میں منظر عام پر آئی۔

ادارہ نے پہلے بھی اس کتاب کو شائع کیا تھا مگر قارئین کرام کے شدید اصرار پر ادارہ کو اس جدید ایڈیشن کو ترتیب نو کے ساتھ جلی قلم سے بڑی تختی پر شائع کرنے کا شرف حاصل ہو رہا ہے تا کہ شائقین کے لئے تفہیم میں اشاعت کی طرف سے کوئی پیچیدگی نہ رہے اور قارئین اس چشمۂ اشرفی سے بسہولت سیراب ہو سکیں۔

نوٹ: اس سے قبل دو ایڈیشن قدیم کتابت کے ساتھ شائع کئے تھے اُن میں بعض مقامات پر فارسی اشعار کا علیحدہ ترجمہ نہیں تھا۔ جو اکابر کے مشورہ سے حضرت مولانا قاضی سجاد حسین صاحب دھلوی رحمہ اللہ کے ترجمہ سے پورا کیا ہے۔ الحمد للہ اس جدید کمپیوٹر ایڈیشن میں تمام فارسی اشعار کا اُردو ترجمہ موجود ہے۔

اللہ پاک ادارہ کی اس سعی کو قبول فرما کر ذریعہ نجات بنائیں۔ آمین

احقر محمد اسحٰق
(محرم الحرام ۱۴۲۶ھ)

حامداً و مصلیاً و مسلماً

الربع الثالث من کلید المثنوی شرح الدفتر الثانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شرح حبیبی

رنجانیدن امیرے آں خفتہ را کہ مار در دہانش رفتہ بود

ایک امیر کا اس سونے والے کو تکلیف دینا جس کے منہ میں سانپ گھس گیا تھا

عاقلے بر اسپ می آمد سوار	در دہان خفتۂ می رفت مار
ایک عقلمند گھوڑے پر سوار آ رہا تھا	ایک سوئے ہوئے کے منہ میں سانپ گھس رہا تھا
آں سوار آں رابدید و می شتافت	تار ہاند خفتہ را فرصت نیافت
اس سوار نے اس کو دیکھا اور دوڑا	تاکہ سوتے ہوئے کو بچالے موقع نہ ملا
چونکہ از عقلش فراواں بد مدد	چند دبو سے قوی بر خفتہ زد
چونکہ عقل کی اس کو بہت مدد حاصل تھی	چند سخت کوڑے سوئے ہوئے کے مارے
خفتہ از خواب گراں چوں بر جہید	یک سوار ترک بادبوس دید
سویا ہوا جب گہری نیند سے اٹھا	ایک ترک سوار کو مع کوڑے کے دیکھا
بے محابا ترک دبوس گراں	چونکہ افزوں کوفت او را شد دواں
ترک نے بے جھجک سخت کوڑے	چونکہ اس کے بہت مارے وہ بھاگا
خفتہ زاں زخم گراں بر جست زود	گشت حیراں گفت آیا ایں چہ بود
سویا ہوا اس سخت چوٹ سے بہت جلد اٹھا	حیران ہوگیا بولا یہ کیا تھا؟

برد او را زخم آں دبوس سخت
زو گریزاں تا بزیر یک درخت
اس ضرب گرزے کی چوٹ اس کو لے گئی
اس سے [illegible] ایک درخت کے نیچے [illegible]

سیب بوسیدہ بے بدریختہ
گفت زیں خور اے بدرد آویختہ
سڑے ہوئے سیب بہت پڑے تھے
بولا [illegible] کھا اے [illegible]

سیب چنداں مرد را در خورد داد
کز دہانش باز بیروں می فتاد
(اس) شخص کو اس قدر سیب کھلائے
کہ اس کے منہ سے باہر نکلنے لگے

بانگ می زد کاے امیر آخر چرا
قصد من کردی تو نادیدہ جفا
وہ چیخا اے سردار! آخر کیوں؟
بغیر قصور کے تو نے میری جان (لینے) کا ارادہ کیا ہے

گر ترا از اصلست باجانم ستیز
تیغ زن یکبارگی خونم بریز
اگر اصلاً تجھے میری جان سے دشمنی ہے
تلوار مار ایک دم سے میرا خون بہا دے

شوم ساعت کہ شدم برتو پدید
اے خنک آں را کہ روئے تو ندید
وہ گھڑی بڑی نحس تھی کہ میں تیرے سامنے آیا
وہ قابل مبارکباد ہے جس نے تیرا چہرہ دیکھا

بے جنایت بے گنہ بے بیش و کم
ملحداں جائز ندارند ایں ستم
بلا زیادتی، بلا خطا، بلا کمی اور بیشی کے
کافر (بھی) یہ ظلم جائز نہیں سمجھتے ہیں

می جہد خوں از دہانم باسخن
اے خدا آخر مکافاتش تو کن
بات کے ساتھ میرے منہ سے خون ٹپکتا ہے
اے خدا تو اس کا بدلہ لے!

ہر زماں می گفت او نفرین نو
اوش می زد کاندریں صحرا بدو
وہ ہر لحہ ایک نئی ملامت کر رہا تھا
(اور) وہ اس کو مارتا تھا کہ اس بیاباں میں دوڑ

زخم دبوس و سوار ہمچو باد
می دویدو باز بر روی فتاد
گرزے کی چوٹ اور ہوا کی طرح کا سوار
وہ دوڑتا تھا اور پھر منہ کے بل گرتا تھا

ممتلی و خوابناک و سست بد
برسرو پایش ہزاراں زخم شد
وہ شکم سیر اور نیند بھرا اور سست تھا
اس کے سر اور پیروں پر ہزاروں زخم ہو گئے

تاشبانگہ می کشید و می کشاد
تازصفرا قے شدن بروئے فتاد
رات تک کھینچا تانی ہوتی (رہی)
یہاں تک کہ اس کو صفرا کی قے ہونے لگی

زو برآمد خوردہ ہا زشت و نکو	مار با آں خوردہ بیروں جست ازو
[illegible]	[illegible]
چوں بدید از خود بروں آں مار را	سجدہ آورد آں نکو کردار را
[illegible]	[illegible]
سہم آں مار سیاہ زشت و زفت	چوں بدید آں دردہا از وے برفت
[illegible]	[illegible]
گفت تو خود جبرئیل رحمتی	یا خداوندی ولی نعمتی
بولا کہ تو رحمت کا فرشتہ ہے	یا میرا آقا اور مربی ہے
اے مبارک ساعتے کہ دیدیم	مردہ بودم جان تو بخشیدیم
وہ گھڑی ایک گھڑی تھی کہ میں نے تجھے دیکھا	میں مرا ہوا تھا تو نے نئی روح بخشی
تو مرا جویاں مثال مادراں	من گریزاں از تو مانند خراں
تو ماؤں کی طرح میری دیکھ بھال کرنے والا ہے	میں تجھ سے گدھوں کی طرح بھاگنے والا تھا
خر گریزد از خداوند از خری	صاحبش در پے زنیکو اختری
گدھا مالک سے گدھے پن سے بھاگتا ہے	اس کا مالک نیک بختی کی وجہ سے اس کے درپے ہے
نز پئے سود و زیاں می جویدش	لیک تا گرگش ندرد یا ددش
وہ اس کو نفع نقصان کے لئے نہیں ڈھونڈتا ہے	لیکن (اس وجہ سے) کہ اس کو بھیڑیا یا درندہ نہ پھاڑ ڈالے
اے خنک آں را کہ بیند روئے تو	یا درافتد ناگہاں در کوئے تو
مبارک ہے وہ جو تیرا چہرہ دیکھے	یا اچانک تیرے کوچے میں پہنچ جائے
اے روان پاک بستودہ ترا	چند گفتم ژاژ و بیہودہ ترا
اے وہ کہ پاک جان تیری ثنا خواں ہے	میں نے تجھے کس قدر بیہودہ باتیں کہیں اور بکواس کی
اے خداوند و شہنشاہ و امیر	من نگفتم جہل من گفت آں مگیر
اے آقا اور شہنشاہ اور سردار!	میں نے نہیں کہا میری نادانی نے کہا اس پر دارو گیر نہ کر
شمۂ زیں حال اگر دانستمے	گفتن بیہودہ نتوانستمے
اگر میں اس حال کا تھوڑا سا حصہ بھی جان لیتا	تو بیہودہ بکواس نہ کرتا